سوال

(469) بیوہ کے تمام اخراجات بھائی پورے کرتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد حسین بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک بیوہ اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے اس کا بھائی اس کے تمام اخراجات پورے کرتا ہے کیا بیوہ کےلیے جائز ہے کہ وہ بلااجازت اپنے بھائی کے گھر سے کوئی چیز اٹھالے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نےاپنے بندوں پر جو حقوق اور فرائض عائدکیے ہیں دو طرح کے ہیں: (1) حقوق اللہ (2) حقوق العباد)

سوال میں ذکر کردہ بیوہ کا بھائی کے گھر سے بلا اجازت کوئی چیز اٹھانے کا تعلق حقوق العباد سے ہے اگر کوئی ایسی چیز اٹھائی جاتی ہے جس کی عام طور پر پروانہیں کی جاتی توامید ہے کہ اللہ کے ہاں ایسی چیزوں کے بارے میں بازپرس نہیں ہوگی اس کے برعکس ایسی چیز اٹھائی جاتی ہے جن کا مالک ضروت مند ہے تواگر بھائی نے مطلق طور پراسے اجازت نہیں دی ہے توقیامت کے دن ایسی اشیاء کے بلا اجازت استعمال پر ضرور موخذہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس کسی نےاپنے بھائی کا حق دبایا اسے چاہیے کہ اپنے لے اس سے خلاصی کی کوئی سبیل پیدا کرے کیوں کہ قیامت کے دن وہاں درہم نہیں ہوں گے بلکہ وہاں تواس کی نیکیاں لے کر حق تلفی کی جائے گی اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو حقدار کواس کا حق دینے کےلیے اس کی برائیاں حق دبانے والے کے کھاتے میں ڈال دی جایں گی۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

اس حدیث کے پش نظر بہن کوچاہیے کہ وہ اپنے بھائی کی بلا اجازت اٹھائی ہوئی چیز واپس کرے اگر وہ موجود نہیں بلکہ انہیں استعمال کرلیا گیا ہے توان کی قیمت ادا کرے یااپنے بھائی سے معاف کروالے کیوں کہ قیامت کے دن پش آنے والی ندامت سے بہتر ہے کہ دنیا میں ندامت اٹھانے لے حدیث میں ہے کہ اہل جنت کواس وقت تک جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک ان کے باہم معالات اورلین دین صاف نہیں ہوجاتے بلکہ جنت میں داخل ہونے سے انہیں ایک پل پر روک لیا جائے گا جب وہ حقوق کے متعلق پاک صاف ہوجائیں گے توجنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: کتاب الرقاق)

واضح رہے کہ قیامت کے دن زرمبادلہ کے طور پرانسان کی نیکیاں اور برائیاں ہی کام آئیں گی لہذا ضروری ہے کہ معاملات کے کے متعلق انسان ہلکا اور پاک صاف ہوتا کہ دنیا میں اس کی کی ہوئی محنت دوسروں کے کھاتے میں نہ پڑجائے حقوق العباد کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر کسی نے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا حق مارا ہوگا اسے سامنے لایا جائے گا۔ (21/الاانبیاء:47)

لہذا ہمیں حقوق العباد کے متعلق بہت حساس ہونا چاہیے مالی معاملات کے علاوہ دیگر حقوق کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:473